اہل البیتؑ ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

شیخ صدوق علیہ الرحمہ

محمد بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی (305۔381 ھ)، شیخ صدوق کے نام سے معروف چوتھی صدی ہجری کے شیعہ علماء میں سے تھے۔آپ کا شمار شہر مقدس قم کے مایہ ناز محدثوں میں ہوتا ہے اور تقریبا 300 سے زائد علمی آثار کی آپ کی طرف نسبت دی جاتی ہے جن میں سے اکثر آج ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔کتاب من لایحضرہ الفقیہ شیعوں کی معتبر ترین کتب اربعہ میں سے ایک ہے جو آپ کے دست مبارک سے لکھی گئی ہے۔ان کے دیگر علمی آثار میں معانی الاخبار، عیون الاخبار، الخصال، علل الشرائع و صفات الشیعہ کا نام نمایاں طور پر لیا جاسکتا ہے۔

ان کے مشہور ترین شاگردوں میں سید مرتضی، شیخ مفید اور تلعکبری شامل ہیں۔ شیخ صدوق ایران کے ایک تاریخی شہر، شہر ری جو تہران کا جڑواں شہر ہے، میں مدفون ہیں۔

اہل البیتؑ ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

آپ کے اساتید

شیخ صدوق نے مختلف شہروں کے مختلف حفاظ اور بزرگان سے کسب فیض کیا یہاں تک کہ ان کی تعداد 260 تک پہنچتی ہیں۔ ان کے بعض اساتید کے نام درج ذیل ہیں:

- علی بن ابراہیم قمی
- ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسی بن احمد بن عیسی بن علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (ع)
- اپنے والد گرامی علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی
- ابن ولید قمی، قم والوں کے فقیہ اور مرجع .
- محمد بن موسی بن متوکل

علمی کارنامے

علم رجال کے ماہرین کی ان کے بارے میں سفارش شیخ طوسی فرماتے ہیں: " محمد بن علی بن حسین، حافظ

احادیث، فقہ اور رجال سے آگاہ اور حدیث شناس تھے۔ حفظ اور کثرت علم میں قمی علماء میں ان کی مثال نہیں ملتی ہے"۔

نجاشی ان کے بارے میں کہتے ہیں:

ہمارے شیخ اور فقیہ جب بغداد میں آئے تو باوجود اس کے کہ وہ کم سن تھے لیکن اس وقت کے علماء اور فقہاء ان سے حدیث سنتے تھے۔

آپ کے شاگرد

شیخ صدوق چونکہ جوانی کی عمر سے ہی احادیث کی نشر و اشاعت میں مشغول تھے اسلئے ان سے احادیث نقل کرنے والے راویوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے لیکن بعد کتابوں جیسے تاریخ ری اثر شیخ منتجب الدین، رجال الشیعہ اثر ابن بطریق و شیوخ الشیعہ تالیف علی بن حکم، کے محو ہونے کی وجہ سے بعض راویوں کے اسماء مکمل طور پر ہمارے اختیار میں نہیں ہیں جن تعداد سے ہم آج آشنا ہیں انکی تعداد 27 نفر تک پہنچتی ہیں[14] :

اہل البیتؑ ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

- ابو العباس احمد بن علی بن محمد بن عباس بن نوح
- ابو الحسن احمد بن محمد بن ترابک الرہاوی
- ابو محمد احمد بن محمد عمری
- جعفر بن احمد بن علی ابو محمد قمی
- جعفر بن احمد مریسی
- ابو الحسن جعفر بن حسن بن حسکہ قمی
- ابو محمد حسن بن احمد بن محمد بن ہیثم عجلی رازی
- حسن بن حسین علی بن بابویہ
- حسن بن عنبس بن مسعود بن سالم بن محمد بن شریک ابو محمد مرافقی
- ابو علی حسن بن محمد بن حسن شیبانی قمی، تاریخ قم کے مصنف.
- ابو عبداللہ حسین بن عبید اللہ بن ابراہیم عضائری
- ابو عبداللہ حسین بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی، ان کے بھائی.
- عبد الصمد بن محمد تمیمی

- علی بن احمد بن عباس نجاشی، احمد بن علی نجاشی کے والد.
- سید ابوالبرکات علی بن حسین جوزی حلی حسینی
- سید مرتضی علم الہدی ذوالمجدین
- ابوالقاسم علی بن حسین بن موسی
- ابوالقاسم علی بن محمد بن علی خزاز
- ابوالقاسم علی بن محمد مقری
- محمد بن احمد بن عباس بن فاخر دوریستی
- ابو بکر محمد بن احمد بن علی
- ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن حسن بن شاذان قمی
- محمد بن جعفر بن محمد قصار رازی
- ابو جعفر محمد بن حسن بن اسحاق بن حسن بن حسین بن اسحاق بن موسی بن جعفر (ع)
- ابوزکریا محمد بن سلیمان الحمرانی
- محمد بن طلحہ بن محمد نعالی بغدادی، خطیب بغدادی کے استاد ہیں۔
- ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان، شیخ مفید
- ابو محمد ہارون بن موسی تلعکبری

اہل البیت ع ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE